THE KNOWLEDGE FORUM

تھر مانیٹر

تھر میں کوئلہ کان کنی کے صنفی اثرات: ایک سماجی اور ماحولیاتی نقطہ نظر

تھر میں کوئلہ کان کنی کے منصوبوں کی پیش رفت اقتصادی ترقی کی ایک متضاد کہانی کو ظاہر کرتی ہے، کیونکہ اسے پاکستان کی توانائی کے مسائل کا حل قرار دیا گیا ہے، مگر سماجی اور ماحولیاتی طور پر مقامی آبادی، خاص طور پر خواتین اس سے شدید متاثر ہو رہی ہیں۔

سندھ صوبے کے تھرپارکر صحرا کی خصوصیت اس کے خشک مناظر اور کم نباتات سے ہے۔ تھر کی 1,778,407 افراد کی آبادی میں سے چالیس فیصد ہندو کمیونٹی پر مشتمل ہے، جو اس کی ثقافتی تنوع میں اضافہ کرتی ہے۔ اپنی بھرپور ثقافتی وراثت کے باوجود تھر ایک غیر ترقی یافتہ علاقہ ہے، جو بنیادی سہولیات اور صحت اور تعلیم جیسی بنیادی ڈھانچے تک محدود رسائی جیسے چیلنجز سے نبرد آزما ہے۔

تھر کی کوئلہ فیلڈ 13 بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 13 بلاکس میں سے، بلاک - ٹو میں اوپن پٹ کان کنی اور کوئلہ پاور پلانٹ، جب کہ بلاک - ون میں کان کنی شروع ہو چکی ہے۔ کوئلہ نکالنے، نقل و حمل اور جلانے سے ماحولیاتی آلودگی میں شدید اضافہ ہوتا ہے۔ ان چیلنجز کے باوجود، تھر میں کوئلہ سے چلنے والے پاور پلانٹس لگائے جا رہے ہیں۔

تھر میں کوئلہ کی کان کنی کے اجرا کے بعد، کمیونٹیز بے دخلی کا سامنا کر رہی ہیں کیونکہ وسیع رقبے کو کوئلہ اور بجلی کی ترقیاتی کاروائیوں کے لیے عارضی بنیادوں پر حاصل کیا جا رہا ہے۔ کوئلہ کی ترقی نے ماحولیاتی توازن میں بگاڑ پیدا کیا ہے، جس میں زمین کی خرابی اور پانی کی کمی شامل ہیں جو زرعی پیداوار اور مویشی پالنے کو شدید متاثر کر رہی ہیں۔

تھر میں کوئلہ کان کنی کے حوالے سے سب سے زیادہ تشویش کی بات خواتین کی صحت پر اس کے منفی اثرات ہیں۔ کوئلہ نکالنے، نقل و حمل اور جلانے سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں جلد کی بیماریوں، قلبی امراض، اعصابی عوارض، سانس کی بیماریاں، اور مختلف اقسام کے کینسر جیسے صحت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان بیماریوں کی موجودگی طبی سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے مزید بگڑتی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں خواتین میں تشخیص اور علاج نہ ہونے والے امراض پائے جاتے ہیں۔

مزید برآں، کوئلہ کان کنی کی سرگرمیوں کی وجہ سے پانی کے ذرائع کی آلودگی تھر کی خواتین کے لیے صحت کے خطرات کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ سب سے نمایاں مثال گوڑانو ڈیم کا کیس ہے جو اسلام کوٹ سے تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ گوڑانو ڈیم ایک بے ترتیب تعمیر کیا گیا ڈیم ہے جو بلاک II میں کوئلہ نکالنے کی کاروائیوں سے پانی خارج کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

جس سے غیر ارادی طور پر پانی آلودہ ہوگیا ہے اور زیر زمین پانی کے ذخیروں میں گھس کر مقامی پانی ؤ کے ذخائر کو بگاڑ دیا۔ نتیجتاً، مقامی آبادی صاف پینے کے پانی تک رسائی سے محروم ہیں، اور انہیں کئی کلومیٹر کے فاصلے پر موجود واحد ریورس اوسموسس (R.O) پلانٹ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس دور دراز کے پانی کے ذرائع پر انحصار خواتین پر اضافی بوجھ ڈالتی ہے، جو اپنے خاندانوں کے لیے سخت موسم میں پانی لانے کی ذمہ دار ہوتی ہیں، جس سے ان کی جسمانی تکلیف اور آلودہ پانی پینے سے وابستہ صحت کے حوالے سے مسائل بڑھ جاتے ہیں۔

شراکت کو نظرانداز کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں صرف مرد خانہ داروں کو معاوضہ ملتا ہے، جس سے صنفی عدم مساوات اور مردوں پر اقتصادی انحصار کی جڑیں مزید مضبوط ہو جاتی ہیں۔

تھر میں کوئلہ کان کنی کا ماحولیاتی اثر وسیع ہے، جس میں جنگلات کی کٹائی، مسکن کی تباہی، اور پانی کے ذرائع کی آلودگی شامل ہیں۔ یہ ماحولیاتی تبدیلیاں ان روایتی ذرائع معاش کو متاثر کرتی ہیں جن پر خواتین انحصار کرتی ہیں، جیسے زراعت اور جنگل کی پیداوار جمع کرنا، جس سے ان کی اقتصادی استحصال میں اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں، پانی کے ذرائع کی کمی اور آبی ذخائر کی آلودگی خواتین کی پینے، کھانا پکانے، اور صفائی کے لیے صاف پانی تک رسائی کو متاثر کرتی ہے، جس سے ان کی سماجی و اقتصادی پسماندگی برقرار رہتی ہے۔

تھر میں صنف سے متعلق چھپی ہوئی خرابیاں بھی ابھرتی ہیں، جو سماجی و اقتصادی، ثقافتی، اور ماحولیاتی تناظرات کے باہم جڑے ہوئے دائروں میں موجود ہیں۔ اگرچہ صنفی عدم مساوات اکثر تعلیم، اقتصادی مواقع، اور صحت کی دیکھ بھال تک محدود رسائی کے ذریعے واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں، لیکن گہرے مسائل کی جڑیں ان کے نیچے موجود ہیں، جو عدم مساوات کو بڑھا دیتی ہیں اور خواتین کے خلاف نظامی امتیاز کو برقرار رکھتی ہیں۔ تھر کے تبدیل شدہ سماجی ڈھانچے کے پس منظر میں تیزی سے کوئلہ کی کان کنی کی توسیع کے نتیجے میں خواتین کے خلاف ممکنہ تشدد کے واقعات پر محدود معلومات موجود ہیں، لیکن یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ خواتین کو مختلف قسم کے جبر کا شکار ہونا پڑ رہا ہے۔

آخر میں، تھر میں کوئلہ کان کنی کے منصوبوں کی پیش رفت اقتصادی ترقی کی ایک متضاد کہانی پیش کرتی ہے، جس میں گہرے سماجی و ماحولیاتی اخراجات شامل ہیں، خاص طور پر خواتین کے لیے۔ صحت پر مضر اثرات، اقتصادی بے اختیاری، ماحولیاتی تباہی، اور سماجی خلل خواتین کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں، جن سے ان منصوبوں کے لیے نا تو مشورہ کیا گیا تھا نا ہی رضامندی حاصل کی گئی۔

شانزے افضل، دی نالج فورم کی محقق ہیں۔

تھر میں کوئلہ کی کان کنی: زد پذیر آبادی کے لیے خطرہ

تھر میں جاری کوئلہ کی کان کنی کے منصوبوں کو پاکستان کے توانائی کے بحران کا حل قرار دیا جاتا ہے، لیکن یہ علاقے کی سب سے کمزور برادریوں، خاص طور پر خواتین پر منفی اثرات کو چھپاتا ہے۔ تھر مانیٹر کے اس شمارے میں ہم اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ کوئلہ کی کان کنی نے مقامی ماحولیاتی نظام کو کیسے تباہ کیا ہے، لوگوں کی نقل مکانی کا سبب بنی ہے، اور پانی کی آلودگی و قلت کو بڑھایا ہے، جس کا خواتین پر غیر متناسب اثر پڑا ہے۔ ان علاقوں کی خواتین، جو زراعت اور گھریلو انتظام کی ذمہ دار ہیں، آلودگی اور صاف پانی تک رسائی کی کمی کی وجہ سے بڑھتے ہوئے معاشی ناتوانی اور صحت کے خطرات کا سامنا کر رہی ہیں۔

تھر میں کوئلہ کی کان کنی صرف ایک ماحولیاتی تباہی نہیں ہے یہ موجودہ صنفی عدم مساوات کو مزید گہرا کرتی ہے، خواتین کو ان کی روزی روٹی، خودمختاری، اور صحت سے محروم کرتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس ترقیاتی ماڈل کا دوبارہ جائزہ لیا جائے، مختصر مدتی توانائی کے فوائد کے بجائے انسانی حقوق اور ماحولیاتی استحکام کو ترجیح دی جائے۔ ماحولیاتی انصاف صنفی انصاف سے الگ نہیں ہے، کیونکہ ماحولیاتی تنزلی کا خواتین پر غیر متناسب اثر پڑتا ہے، جو ان کی مشکلات کو بڑھاتا اور موجودہ صنفی عدم مساوات کو گہرا کرتا ہے۔

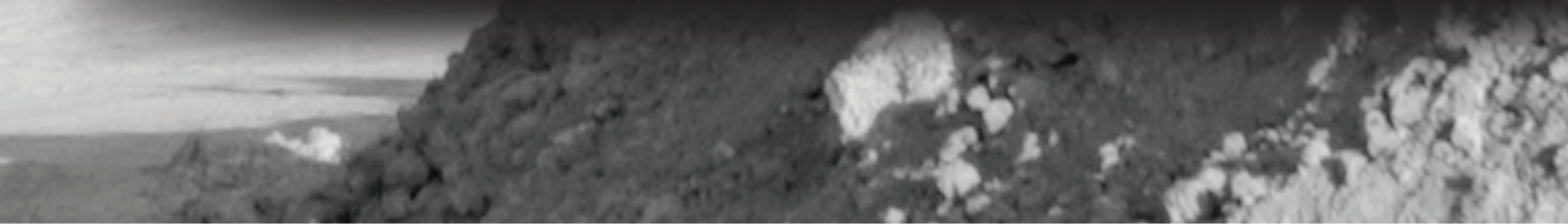

تھر میں کان کنی کا ایک فضائی منظر

• کوئلے کی کانوں کے کھارے پانی کی وجہ سے زرخیز زرعی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں۔

- تھر کول کمپنیوں کی خاردار تاروں نے گاؤچر (کمیونٹی مشترکہ چراگاہوں کی زمین) تک کمیونٹی کی رسائی کو محدود کر دیا ہے۔

زمین اور روزگار

تھر میں کوئلے کی کان کنی کی وجہ سے زمین کا نقصان خواتین کے لیے گہرے اور عمر بھر کے اثرات رکھتا ہے۔ جب زراعت کی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں تو بہت سی خواتین جو کبھی کاشتکاری اور فصلوں کی کٹائی میں مدد فراہم کرتی تھیں، مگر وہ اہم آمدنی کے ذرائع سے محروم ہو جاتی ہیں۔ مشترکہ چراگاہوں کی زمین کا کم ہونا ان کی صورتحال کو مزید بگاڑتا ہے، کیونکہ خاندان جانوروں کو بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں، جس سے خواتین کے مویشی پالنے اور متعلقہ آمدنی پیدا کرنے کے کردار میں کمی آتی ہے۔ مزید برآں، مقامی وسائل میں اہم درخت، کنڈی کی تباہی سے خواتین ذاتی پیداوار کی فروخت سے ملنے والی غذائیت اور اقتصادی مواقع سے بھی محروم رہ جاتی ہے۔ ان نقصانات کے ساتھ، کمیونٹی کو اقتصادی عدم استحکام اور غذائی عدم تحفظ کا بڑھتا ہوا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

• مقامی خواتین اب بھی کنوؤں سے پانی لانے پر مجبور ہیں۔

• کوئلے کی کان سے آلودہ پانی زرعی زمینوں میں پھینکا جا رہا ہے۔

پانی

تھر کوئلہ فیلڈ کے بلاک -2 میں واقع گوڑانو ڈیم سے پانی کی آلودگی کے منفی اثرات مقامی خواتین پر نمایاں ہیں۔ جب ڈیم کوئلے کی کان کنی سے خارج ہونے والے آلودہ پانی کو جمع کرتا ہے، تو یہ زیر زمین پانی کے ذرائع کو متاثر کرتا ہے، جس سے قریبی گاؤں میں پہلے سے ہی محدود پینے کے پانی کی فراہمی میں خلل پڑتا ہے۔
ڈیم کے آس پاس گائوں میں لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے کچھ آر-او پلانٹس مہیا کیے گئے ہیں، جو کہ کئی گائوں سے دوردراز قصبوں میں واقع ہیں۔ جس نے خواتین کو پانی برتنوں میں لانے کے تھکا دینے والے کام پر مجبور کر دیا ہے، اکثر شدید تھکاوٹ کے باوجود انہیں روزانہ اس محنت طلب کام کو دہرانا پڑتا ہے۔مزید یہ کہ آر-او پلانٹس اتوار کو بند رہتے ہیں۔ پانی کی کمی کی صورت میں خواتین کو کنوؤں سے مضر صحت پانی بھر کر لانا پڑتا ہے، جو پورے خاندان کے لیے خطرناک ہے۔

- کوئلے کی کان کنی کے باعث مقامی کنوؤں کی آلودگی اور سوکھ جانے کی وجہ سے تھر کی خواتین اپنے خاندان کے لیے روزمرہ کے پانی کے حصول کے لیے میلوں دور پیدل جانے پر مجبور ہیں۔

صحت اور صفائی

تھر کے رہائشی ملیریا کا باعث بننے والے مچھروں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ تقریباً ہر شخص، بشمول بچوں کے، ملیریا سے متاثر ہو رہا ہے، کیوں کہ گوڑانو ڈیم سے آلودہ پانی کی وجہ سے مچھر بڑھ گئے ہے۔ دیگر غیر تشخیص شدہ بیماریوں میں ہیپاٹائٹس سی، سانس کے مسائل، اور جلدی معاملات شامل ہیں۔ خواتین میں ذہنی صحت کے مسائل میں اضافہ رپورٹ ہورہا ہے، جس میں مایوسی اور افسردگی شامل ہے، جو زراعتی کام سے حاصل ہونے والی خود مختاری کے نقصان سے جڑی ہوئی ہیں۔ افسوسناک طور پر متعدد خواتین غربت کی وجہ سے خودکشی کر چکی ہیں۔ 2022 سے اگست 2024 کے پہلے ہفتے کے دوران تھرپارکر کے مختلف علاقوں میں 496 تک خودکشی کے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ آلودہ پانی حیض کی صفائی کو بھی پیچیدہ بناتا ہے، جس سے خواتین کی صحت پر مزید خراب اثر پڑتا ہے۔ علاج معالجے تک رسائی مشکل ہے، کیونکہ قریب ترین ہسپتال اسلام کوٹ میں ہے، جس سے بیمار اور حاملہ خواتین کے لیے مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔

تھر کی مقامی آبادی کوئلے کی وجہ سے ہونے والی فضائی اور پانی کی آلودگی کی وجہ سے کئی بیماریوں کا شکار ہے، جن میں جلد کے مسائل سے لے کر آنکھوں کے انفیکشن شامل ہیں۔

کنویں کے کھارے ہونے کی وجہ سے مویشی اب کوئلے کا آلودہ پانی پی رہے ہیں۔

- گوڑانو کا آلودہ پانی پینے کی وجہ سے مردہ مویشیوں کے کنکال

• میگھواڑ پاڑو، گوڑانو میں لڑکیوں کا ایک سرکاری پرائمری اسکول

تعلیم

تھر میں تعلیمی نظام ایک بحران سے گزر رہا ہے، جس کی خصوصیات میں اسکولوں کی شدید کمی، خاص طور پر لڑکیوں کے لیے، اور تربیت یافتہ اساتذہ کی عدم موجودگی شامل ہیں۔ صنفی فرق بہت واضح ہے، جہاں ہر 3 لڑکوں کے مقابلے میں صرف 1 لڑکی اسکول جاتی ہے۔ شمولیت کے عوامل میں اسکولوں تک طویل فاصلے، ناکافی ٹرانسپورٹ، خراب بنیادی ڈھانچہ، اور بڑھتی ہوئی غربت شامل ہیں، جو سب مل کر کم داخلے اور ترک تعلیم کی بلند شرح کا باعث بنتے ہیں۔ ضلع ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن تھرپارکر کی مئی 2018 کی رپورٹ کے مطابق تعلقہ مٹھی کی پانچ یونین کونسلز میں 15,861 بچے اسکول سے باہر ہیں، جن میں 8,624 لڑکیاں شامل ہیں، اور تقریباً 70 فیصد پرائمری اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے، جو لڑکیوں کی تعلیم پر سخت اثر ڈال رہی ہے۔ ان مسائل میں مزید اضافہ یہ ہے کہ اسلام کوٹ میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے، مٹھی کا واحد کالج تمام طلباء کو داخلہ دینے کے قابل نہیں ہے، جس کی وجہ سے بہت سے طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ صرف وہی لوگ جو طویل فاصلے طے کر سکتے ہیں، انہیں مڈل یا میٹرک اور میٹرک کے بعد کی تعلیم تک رسائی حاصل ہے، جو تھر کے نوجوانوں کے لیے زندگی میں آگے بڑھنے کے مواقع کو مزید محدود کرتا ہے۔ تعلیمی حکام نے ان چیلنجوں کا مناسب طریقے سے حل نہیں کیا ہے، نہ تو اسکولوں کی مناسب نقشہ سازی کی گئی ہے اور نہ ہی بہت سے لڑکیوں کے اسکولوں کو کھلا رکھنے یا بہتر طریقے سے چلانے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔

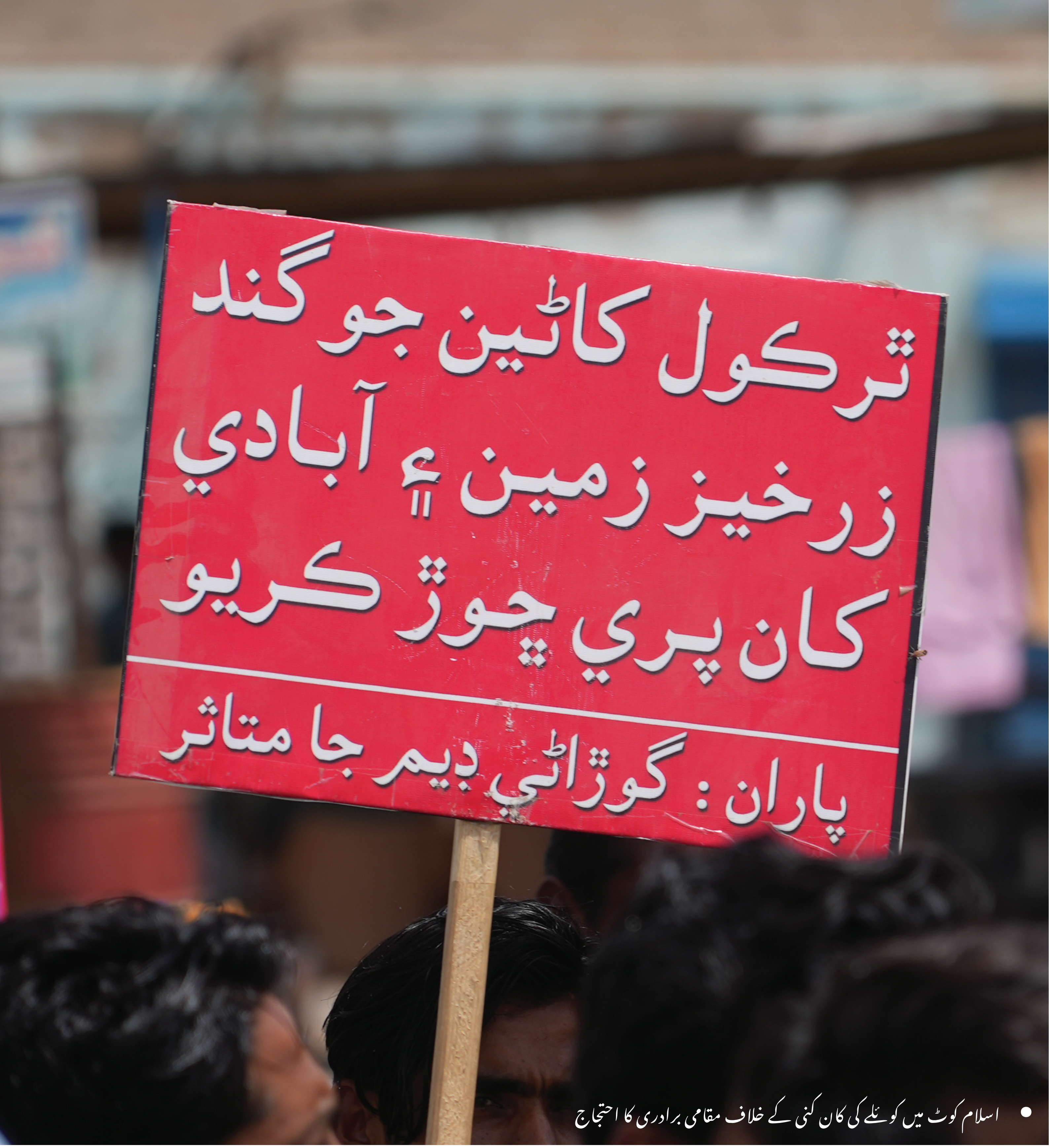

اسلام کوٹ میں کوئلے کی کان کنی کے خلاف مقامی برادری کا احتجاج

مقامی مزاحمت

مقامی کمیونٹیز اور سول سوسائٹی گروپس تھر میں کوئلے کی کان کنی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف مظاہروں اور دیگر مختلف اقدامات کے ذریعے فعال طور پر منظم ہو رہے ہیں۔ ان کی کوششوں کا مقصد اپنے ماحول اور روزگار پر کان کنی کے اثرات کے بارے میں آگاہی بڑھانا اور ماحول دوست متبادل کی وکالت کرنا ہے، جو اپنے ماحول اور روزگار پر کان کنی کے اثرات کو اجاگر کرتے ہیں۔

THE KNOWLEDGE FORUM

تھر کے علاقے میں کوئلے کی کان کنی مقامی لوگوں کے لیے ایک بڑا مسئلہ رہا ہے۔ یہ تھر مانیٹر کا دوسرا شمارہ ہے اور تھر میں کوئلے کی پیداوار کو کم کرنے کے لیے ہمارے موجودہ کام کا حصہ ہے۔

یہ نیوز لیٹر دی نالج فورم کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔ مزید معلومات کے لیے www.theknowledgeforum.org وزٹ کریں۔

www.facebook.com/tkfpak

https://www.youtube.com/@theknowledgeforum

@tkfpak

@tkfpak

https://pk.linkedin.com/company/tkf-pak

ادارتی ٹیم:
شجاع الدین قریشی
زینیا شوکت
شانزے افضل

تحریر کردہ:
عازیہ رفیق
شانزے افضل

ڈیزائن بذریعہ:
ارباز احمد